اے ہمارے رب ہم تیری رحمت کی امید کرتے ہیں اور تیرے ساتھ اچھا گُمان رکھتے ہیں

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَائِلِ فِي حَدِيثِهِ الْقُدُسِيِّ: «**أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي**»(١) وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، عَلَّمَنَا حُسْنَ الظَّنِّ بِاللَّهِ تَعَالَى، فَقَالَ وَقْتَ الشِّدَّةِ مُطَمْئِنًا صَاحِبَهُ: «**مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ، اللَّهُ ثَالِثُهُمَا**»(٢). فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! ایمان کی بنیادوں میں ایک اہم بنیاد، رب ارحم الراحمین کے ساتھ حُسنِ ظن اور اچھا گُمان بھی ہے انبیائے کرام اور اسلاف عظام کی سیرت میں ہمیں یہ ایمانی سبق ملتا ہے چنانچہ جب باری تعالی جَلَّ جَلَالُهُ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اپنی زوجہ سیدہ ہاجَرا اور اپنے لختِ جگر حضرت اِسماعیل علیہما السلام کو مکہ مکرمہ میں بیت اللہ کے نزدیک پہونچادیں تو انہوں نے فوراً حکمِ الہی کی تعمیل کی اور اللہ کی رحمت کی امید کرتے ہوئے اور اس کے ساتھ اچھا گُمان رکھتے ہوئے اپنی اہلیہ اور اپنے شیرخوار بچے کو مکہ مکرمہ کی

(١) متفق عليه.
(٢) متفق عليه.

وادی میں لا چھوڑا جہاں اس وقت نہ کوئی آبادی تھی نہ ہی پانی اور سبزہ کا کوئی نام ونشان تھا پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں کے لئے کچھ غذا اور پانی کا نظم کیا اور واپس چل پڑے ان کو واپس ہوتے دیکھ کر ان کی بیوی ان کی طرف متوجہ ہوئیں ان کو کئی بار آواز دی اور دریافت کیا کہ

اس چٹیل میدان میں آپ ہمیں تنہا چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں ؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو کوئی جواب نہیں دیا تو سیدہ ہاجر علیہا السلام نے پھر دریافت کیا کہ کیا اللہ تعالی نے آپ کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے ؟ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ جی ہاں : یہ سن کر سیدہ ہاجرؔ نے بیساختہ کہا : پھر تو باری تعالی ہمیں ہرگز ضائع نہیں فرمائے گا[1]. اور ہماری حفاظت فرمائے گا بلا شبہ یہ رب ارحم الراحمین کے ساتھ حسن ظن تھا اور یہ ایمانی قوت تھی جس نے اس مومنہ خاتون کو اللہ کے تئیں مکمل توکل واعتماد پر آمادہ کیا اور ان کو اس یقین پر جمادیا کہ باری تعالی ان کے ساتھ رحمت وکرم ہی کا معاملہ فرمائے گا اور ان کو ہرگز ضائع نہیں فرمائے گا

رب ارحم الراحمین کے ساتھ حسنِ ظن رکھنے والو! نبی رحمت ﷺ نے ہمیں اس بات کی تاکید فرمائی ہے کہ ہم ہمیشہ اور ہر حال میں اپنے رب کی رحمت کی امید رکھیں۔ اور اس کے ساتھ اچھا گمان رکھیں چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے :«لَا يَمُوتَنَّ

---

(١) البخاري: ٣٣٦٤

أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِرَبِّهِ»[1] تم میں سے کسی کو ہرگز موت نہ آئے مگر ایسی حالت میں کہ وہ اپنے رب کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو، یعنی تم لوگ موت تک اپنی زندگی کے تمام مراحل اور تمام معاملات میں اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھو[2] بلا شبہ با اخلاص مؤمنین کی یہی شان ہوتی ہے کہ وہ اپنے رب کی عظمتِ شان کا استحضار رکھتے ہیں اور اس کے فضل وکرم اور رحمت وعنایت کی امید رکھتے ہیں اس طرح ان کے قلوب کو اطمینان اور دلوں کو سکون نصیب ہوتا ہے اور مصائب اور مشکلات سے بہت جلد چھٹکارا نصیب ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں کچھ نیک بندوں کا تذکرہ آیا ہے جن پر اتنے مشکل احوال پیش آئے کہ ان کی زندگی دشوار ہوگئی اور زمین اپنی وسعتوں کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی اللہ تعالیٰ نے ان کی تکلیف کی شدت اور قلبی کیفیت کو اس طرح بیان فرمایا ہے: ﴿وَظَنُّوا أَلَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ﴾ اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ (کی پکڑ) سے خود اسی کی پناہ میں آئے بغیر کہیں پناہ نہیں مل سکتی، بہرحال وہ حضرات رحمتِ الٰہی سے مایوس نہیں ہوئے اور اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھا تو بہت جلد ان کو راحت و مسرت نصیب ہوئی اور رب ارحم الراحمین کی طرف سے توبہ قبول ہونے کی بشارت ملی ۔جیسا کہ خدائے عزوجل کا فرمان ہے: ﴿ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ﴾[3]. پھر اللہ نے (اپنی

---

(١) مسلم: ٢٨٧٧. وأحمد: ١٤٤٨٠، واللفظ له
(٢) حاشية السندي على سنن ابن ماجه: ٢/٥٤٢.
(٣) التوبة: ١١٨.

رحمت سے)ان کی توبہ قبول کرلی ایک حکیم کا قول ہے کہ۔جو بھی مصیبت اور تکلیف تم کو پہونچے اس کو دور کرنے کیلیئے اللہ کے ساتھ حسن ظن کا طریقہ اپناو اور اچھے گمان کا نسخہ کا اختیار کرو کیونکہ اس کے ذریعے مصیبت سے بہت جلد چھٹکارا مل جاتا ہے[1]. یا اللہ، یا ارحم الراحمین ہم تیرے ساتھ اچھا گمان رکھتے ہیں اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں پس ہماری امید پوری فرمادے اور ہماری دعاؤں کو قبول فرمالے ،اِلہَ العلمین ، ہماری قیادت اور اس کے اداروں کو جزائے خیر عطا فرما،کرونا اور تمام بیماریوں اوروباؤں سے ہماری حفاظت فرمااور ہمیں اپنی رضا وخوشنودی عطا فرمادے * * * *

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

(١) الفرج بعد الشدة للتنوخي: ١/١٥٤.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَقَّ حَمْدِهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى مَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ مِنْ بَعْدِهِ.

برادرانِ اسلام ورفیقانِ گرامی قدر! اللہ کا مقرب بندہ اور سچا مومن اپنے رب کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہے اور نیک اعمال کا اہتمام کرتا ہے[1]، اس پاکیزہ خصلت کو وہ اپنا شیوہ بنالیتا ہے اور وہ اپنے قول وعمل سے اس بات کا اعتراف واقرار کرتا ہے

وَظَنِّي فِيكَ يَا رَبِّي جَمِيلٌ فَحَقِّقْ يَا إِلَهِي حُسْنَ ظَنِّي[2]

اے میرے رب! میں تیرے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہوں پس میرے ساتھ میرے حسن ظن کے مطابق معاملہ فرمادے، مجھے ہر قسم کے شرور وفتن سے نجات دیدے اور دنیا اور آخرت کی فلاح وکامیابی عطا فرمادے۔

هَذَا، وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَيْرِ مَنْ ظَنَّ بِرَبِّهِ خَيْرًا، سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ صِدْقَ التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ، وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ[3].

---

(١) مصنف ابن أبي شيبة: ٧/١٨٧ وينظر: حاشية السندي على سنن ابن ماجه: ٢/٥٤٢.
(٢) مجمع الحكم والأمثال في الشعر العربي: ٤/١٩٢ والبيت ينسب لعلي بن أبي طالب رضي الله عنه.
(٣) من دعاء: سعيد بن جبير رحمه الله، ينظر: مصنف ابن أبي شيبة: ٣٥٣٤٣

اے ہمارے رب ہم تیری رحمت کی امید کرتے ہیں اور تیرے ساتھ اچھا گمان رکھتے ہیں

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ ظَنُّوا بِكَ الظَّنَّ الْحَسَنَ، فَجَازَيْتَهُمُ الْجَزَاءَ الْحَسَنَ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَدْعُوكَ بِحُسْنِ ظَنِّنَا بِكَ؛ أَنْ تَرْفَعَ عَنَّا وَعَنِ الْعَالَمِينَ الْوَبَاءَ، يَا مُجِيبَ الدُّعَاءِ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ وَنَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدٍ وَالشَّيْخَ مَكْتُومْ، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ الْأَوْفِيَاءَ، وَارْزُقْ ذَوِيهِمْ جَمِيلَ الصَّبْرِ وَعَظِيمَ الْجَزَاءِ.

وَارْحَمْ يَا رَبَّنَا آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا، وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا. **وَأَدِمِ اللَّهُمَّ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْخَيْرَ وَالْفَضْلَ.**

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

اے ہمارے رب ہم تیری رحمت کی امید کرتے ہیں اور تیرے ساتھ اچھا گمان رکھتے ہیں